B.A Part II urdu Hon. Paper 5th

Dr. Shahnaz Ara.

Deptt of urdu.

Dr. L.K.V.D. College Tajpur Samastipur

ابن ملجم :- عالم اسلامی کا اضطراب دیکھ کر خوارج میں سے تین شخص عبدالرحمان بن ملجم مرادی، برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکر تمیمی باہم مل کر بیٹھے اور مشورہ کرنے لگے کہ اس مصیبت سے امت کی رہائی کی کیا صورت ہے۔ آخر میں یہ طے کیا کہ حضرت علیؓ، امیر معاویہ اور عمرو بن عاص یہ تینوں آدمی اگر قتل کر دیے جائیں تو جھگڑا مٹ جائے لہٰذا ہر ایک نے ایک قتل کا ذمہ لے لیا۔ ابن ملجم نے حضرت علی کے قتل کا ذمہ لیا اور تینوں نے قسم کھائی کہ یا تو ہم ماریں گے یا مر جائیں گے ۱۵ رمضان ۴۰ھ کی تاریخ مقرر ہوئی کہ اس روز تینوں پر حملہ کریں۔ ابن ملجم نے اپنے اس ارادہ کی اطلاع اپنے بھائیوں میں سے کسی کو نہیں دی اور کوفہ میں آ گیا۔ یہاں تیم رباب کے قبیلہ کے کچھ لوگ تھے جن کے دس آدمی کو نہر والوں کی لڑائی میں حضرت علیؓ کی فوج نے قتل کیے تھے۔ ان مقتولوں میں شجنہ اور اس کا بیٹا بھی تھا۔ شجنہ کی بیٹی کوفہ میں تھی۔ ابن ملجم نے جو اسی قبیلہ میں ٹھہرا تھا۔ جب اس کو دیکھا تو اس کے غیر معمولی حسن و جمال کی وجہ سے فریفتہ ہو گیا اور نکاح کا پیغام بھیجا۔ قطام نے کہا کہ اس شرط پر کہ پہلے مہر ادا کر دو۔ اس نے کہا کیا مہر، کہا تین ہزار درہم، ایک لونڈی، ایک غلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سر۔ ابن ملجم نے منظور کیا اور کہا کہ میں اس شہر میں خاص اسی کام کے لیے آیا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل کر دوں۔ اگر مجھ کو منظور ہے کہ اس میں کامیاب ہو تو کسی کے سامنے اس لفظ کو زبان پر نہ لانا۔ ورنہ راز فاش ہو جائے گا۔ اس نے کہا کہ میں کسی سے نہیں کہوں گی۔ تم اچانک پہنچ کر ان کو مار ڈالو۔ اگر بچ گئے تو ہم دونوں آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ ورنہ آخرت کا عیش تمہارے لیے اس دنیا کے عیش سے بدرجہا بہتر ہوگا۔

ابن ملجم حسب قرار داد ۱۵ رمضان کو مسجد میں چھپا۔ حضرت علی نماز پڑھانے کو آتے تھے۔ جا کر گھات میں بیٹھ گیا۔ جب وہ فجر کی نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ اس نے سر پر تلوار مارا۔ حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ اس کو گرفتار کرو۔ لوگوں نے پکڑ لیا۔ زخم زیادہ کاری پڑا تھا تیسرے دن روز یکشنبہ ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو رحلت فرما گئے۔

آخر وقت میں لوگوں نے دریافت کیا کہ ہم آپ کے بعد امام حسن کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا کہ نہ میں تم کو حکم دیتا ہوں نہ منع کرتا ہوں۔

وفات پانے سے پہلے اپنی اولاد کو جمع کیا اور وصیت کی کہ اگر میں
گزر جاؤں تو صرف قاتل سے قصاص لیا جائے۔ دوسرے لوگ نہ قتل کیے
جائیں اور قاتل کے بھی اعضاء نہ کاٹے جائیں کیونکہ اسلام میں دیوار
لگنے کا بھی مثلہ کرنا روا نہیں ہے۔

ShahnajAm